عقیدہ ختم نبوت

(احادیث مبارکہ کی روشنی میں)

مولانا مفتی محمد عبدالحلیم نقشبندی

عقیدہ ختم نبوت

احادیث مبارکہ کی روشنی میں

علامہ مفتی حافظ محمد عبد الحلیم نقشبندی

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم خاتم الانبیاء والمرسلین وآلہ وصحبہ وبارک وسلم

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم○

نبی کریم ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں اس پر نصوص قرآنیہ اور احادیث مبارکہ دلالت کرتی ہیں۔ اور اُمت کا اس پر اجماع ہے کثرت احادیث کی وجہ سے سب کو یکجا کرنا مشکل ہے، یہاں صرف وہ احادیث مبارکہ بیان کروں گا جو صحاح ستہ میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان احادیث مبارکہ کی برکتوں سے اس عظیم فتنے اور شر سے محفوظ فرمائے۔

قرآن و حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی اور خاتم الانبیاء ہیں قرآن الفاظ اور معنی کے مجموعے کا نام ہے ایک ہی لفظ کئی طرح پڑھا جا سکتا ہے۔ قرآنی الفاظ کے پڑھنے کا معیار زبان رسالت سے اس لفظ کو کس انداز سے پڑھا جاتا ہے سنا جاتا ہے، سنا گیا ہے اسی فن کا نام علم قرآت ہے جو صحابہ کرام کے سبب سے ہم تک پہنچا ہے۔ لفظ خاتم کو نبی کریم ﷺ نے دو طرح پڑھا۔

۱)خاتم یعنی تا کے فتح کے ساتھ ۲)خاتم تا کے کسرہ کے ساتھ

خاتم تا کے فتح کے ساتھ صرف دو قاریوں کی روایت ہے اور ان کے علاوہ تمام قاریوں نے خاتم بکسر تا پڑھا ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے۔ (ابن جریر ج ۲۲ صفحہ ۱۱)

ثابت ہوا کہ اس وقت ایک لفظ کو ایک سے زائد طریقوں سے پڑھنے کی اجازت دی جاتی ہے جبکہ معنی ایک ہو اسی طرح ایک لفظ کا بھی یہی معاملہ ہے۔ آپ اس کو خاتَم پڑھیں یا خاتِم معنی ایک ہی ہے اس لیے اس طرح معنی یہی بنتا ہے یعنی آخری نبی۔

ختم نبوت:

ختم نبوت سے کچھ احادیث وارد ہیں جو کہ پیش خدمت ہیں۔

۱)جناب جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا!

"میری مثال اور تمام انبیاء کی مثال اس شخص کی ہے جس نے ایک گھر بنایا اور اسے کامل بنایا اور حسین بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ رہ گئی۔ تو لوگ اس میں داخل ہوتے اور تعجب کرتے اور کہتے کہ لولا موضع اللبنۃ صاحب مسلم فرماتے

ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا فاناموضع اللبنۃ جئت مختمت الانبیاء میں ایک اینٹ کی جگہ ہوں میں آیا اور میں نے انبیاء کو ختم کیا" (مسلم شریف ج ۱ ص ۲۴۸)

جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!

"میری اوران انبیاء کی مثال جو مجھ سے قبل تھے اس شخص کی ہے جس نے گھر بنائے اور خوبصورت اور کامل بنائے مگر ایک کوشے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی لوگ آ کر اس گھر کا پھیرا لگاتے اوران کو یہ عمارت بہت پسند آتی اور کہتے کہ یہ اینٹ کیوں نہ رکھی کہ تمہاری بنیاد پوری ہو جاتی محمد ﷺ نے فرمایا کہ میں ہی وہ اینٹ ہوں" (مسلم شریف ج ۲ ص ۲۴۸)

بخاری شریف میں آتا ہے اس طرح کے الفاظ مذکور ہیں "فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین" "میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں ہی خاتم النبیین ہوں (بخاری شریف ص ۵۰۱)

جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث شفاعت میں منقول ہے کہ!

جب لوگ تمام انبیاء کے پاس سے ٹھوکریں کھاتے آپ کے پاس پریشان حال میں آئیں گے تو یہ کہیں گے "انت رسول اللہ وخاتم الانبیاء وقد غفر اللہ لک ماتقدم من ذنبک وماتاخر (بخاری شریف ج ۲ ص ۶۸۵) آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں اور اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے تمام ذنوب کو معاف کر دیا چنانچہ ہم سب انبیاء کے پاس سے ہو کر آئے ہیں ہماری شنوائی کہیں بھی نہیں ہوئی"۔

اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

خلیل و نجیح سبھی سے کہی کہیں نہ بنی — بے خبری خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لیے

یا رسول اللہ آپ اللہ کے آخری نبی ہیں اگر یہاں بھی دستگیری نہ ہوئی تو پھر ہم کہاں جائیں گے۔

جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے اور انبیاء پر چھ فضیلتیں دی گئی ہیں۔

(۱) مجھے جوامع کلم دیئے گئے ۲) میری مدد رعب سے کی گئی ۳) میرے لیے غنیمت حلال کی گئی

۴) ساری زمین میرے لیے مسجد بنادی گئی ۵) ساری مخلوق کی طرف مجھے رسول بنایا گیا ۶) اور ختم بی

النبیون مجھ سے انبیاء کو ختم کیا گیا (مسلم شریف ج ۱ ص ۱۹۹، ترمذی شریف ص ۲۳۲ باب ما جاء فی الغنیمۃ)

عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا! میں اللہ کے نزدیک خاتم النبیین لکھا ہوا ہوں اور بے شک آدم ابھی مٹی میں (زمین پر) پڑے تھے۔ (مشکوۃ شریف ص ۵۱۳)

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں قائد مرسلین ہوں اور فخر نہیں میں خاتم النبیین ہوں اور فخر نہیں (داری ج ۱ ص ۳۱ مطبوعہ مصر مشکوۃ ۵۱۳)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ کے دونوں شانوں کے درمیان خاتم نبوت تھی۔ وھو خاتم النبیین اور خود آپ خاتم النبیین تھے (شمائل ص ۵۶۷)

ختم نبوت کے لیے اور نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے کے لیے اور آپ کے بعد اس سلسلے کو ختم کرنے کے لیے بہت سے صحابہ سے لفظ "لا نبی بعدی" آیا ہے لا کا لفظ عربی زبان میں جنس کی نفی کے لیے آتا ہے یعنی آپ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں نہ ظلی نہ بروزی نہ بالذات نہ بالتبع نہ بالاصل اور نہ بالفرع۔ غرض نبوت کے انقطاع محض اور بالکل ختم کرنے پر لفظ دلالت کرتا ہے یہ لفظ وہی ہے جو لا الہ الا اللہ میں ہے اور جس نے الوہیت اور معبودیت کی تمام انواع واقسام واصناف کو ختم کر دیا جس طرح اللہ کے سوا کسی قسم کی کسی کے لیے الوہیت ماننا شرک ہے۔ ختمی مرتبت کے بعد اسی طرح کسی کے لیے نبوت ماننا کفر وضلالت اور ارتداد محض ہے احادیث مبارکہ پیش خدمت ہیں۔

صاحب بخاری و مسلم فرماتے ہیں کہ جناب ابو حازم فرماتے ہیں کہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس پانچ سال رہا میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی سیاست کا کام انبیاء کرتے جب کوئی نبی وفات پاتا تو دوسرا نبی اس کا خلیفہ ہوتا انہ لا نبی بعدی اور میرے بعد کوئی نبی نہیں اور کثرت سے خلفاء ہوں گے الی اخرہ (بخاری شریف ج ۱ ص ۴۹۱، مسلم شریف ج ۲ ص ۱۲۶)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی کو مدینہ ہی میں چھوڑ دیا تھا۔ حضرت علی نے عرض کی یا رسول اللہ آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ جاتے ہیں تو آپ نے فرمایا کیا تم راضی نہیں ہو کہ تم مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہو موسیٰ سے مگر یہ کہ لا نبی بعدی میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ صاحب مسلم و ترمذی نے ایک روایت میں اس طرح بھی آیا ہے لا نبوۃ بعدی میرے بعد کوئی نبوت نہیں (مسلم شریف ج ۲ ص ۲۷۸، ترمذی شریف ج ۲ ص ۲۳۳)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ "ان الرسالۃ والنبوۃ انقطعت " رسالت اور نبوت ختم ہو

گئی اب نہ کوئی رسول ہے اور نہ کوئی نبی (ترمذی شریف ص ۳۳۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی سے فرمایا کہ تم مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہو موسیٰ سے الا انه لا نبی بعدی (ترمذی شریف ۵۳۵)

ختم نبوت کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے روز روشن کی طرح واضح فرما دیا کہ لوگ میرے بعد دعوائے نبوت و رسالت کریں گے مگر سب جھوٹے ہوں گے۔

حضرت ثوبان کی حدیث میں فرمایا!

کلهم یزعم انه نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی یہ سب جھوٹ کہیں گے کہ وہ نبی ہیں میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ۳۰ کے عدد کی بھی قید نہیں۔" ان بین یدی الساعة کذابین فاحذروهم " قیامت کے قبل بہت سے جھوٹے ہوں گے ان سے بچنا (مسلم شریف ج ۲ ص ۱۲۰، ۳۹۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "لا تقوم الساعة حتیٰ یبعث دجالون کذبون قریبا من ثلاثین کلهم یزعم انه رسول الله "(بخاری شریف ج ۱ ص ۵۰۹، مسلم شریف ص ۱۵۴، ترمذی شریف ۳۹۷)

کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ تیس کی تعداد پوری ہو گئی لہذا ہمارے حضور ﷺ اس میں داخل نہیں لیکن اگر یہ تعداد اس معنی پر جو نبی کریم ﷺ نے مراد لیے ہیں پوری ہو گئی تو اب جو بھی دعوائے نبوت کرے اسے جھوٹا نہیں کہا جا سکتا، حالانکہ کوئی عاقل بھی ایسی بات نہیں کر سکتا مقصد یہ تھا کہ بڑے بڑے دجال تیس کے قریب ہوں گے جن کے فتنوں سے لوگوں پر بہت برا اثر پڑے گا۔ ہر مدعی نبوت اور کذاب کے بارے میں اس حدیث ثلاثون میں ذکر نہیں ان کا ذکر حدیث سمرہ میں ہے کہ بہت سے کذاب ہوں گے سب سے بچتے رہنا۔ ختم نبوت کے معنی ہیں آخری نبی، اس معنی کی تصریح خود حدیث شریف میں مذکور ہے۔ جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی مسجد میں ایک نماز دوسری مساجد سے ایک ہزار نمازوں سے بہتر ہے مگر مسجد حرام۔ اس لیے کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں اور نبی پاک کی مسجد آخری مسجد ہے۔ دوسری روایت میں یوں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں آخر الانبیاء ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے یعنی اب نہ کوئی نیا نبی آسکتا ہے نہ کوئی نئی مسجد نبوی بن سکتی ہے۔

خواب اور ختم نبوت: جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا!

لم یبق من النبوة الا المبشرات قالوا وما مبشرات قال الرویة الصالحة

نہیں باقی نبوت سے مگر بشارتیں تو لوگوں نے کہا مبشرات کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا اچھے خواب (بخاری شریف ج ۲ ص ۱۰۳۵)

اور دوسری جگہ حدیث مبارکہ میں آتا ہے کہ انس بن مالک فرماتے ہیں!

الرویا الحسنة من الرجل الصالح جزء من ستة واربعین جزء من النبوة (بخاری شریف ج ۲ ص ۱۰۳۲، ۱۰۳۶، مسلم شریف ج ۲ ص ۲۴۲)

صاحب بخاری و مسلم فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے "و رویا المومن جزء من ستة واربعین جزء من النبوة و کان من النبوة فانه لا یکذب "مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے اور جو نبوت سے ہے وہ جھوٹ نہیں ہو سکتا (بخاری شریف ص ۱۰۳۹، مسلم شریف ج ۲ ص ۲۴۲، ترمذی شریف ۲۳۱)

حضرت ابن عمر نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا "جزء من سبعین جزء من النبوة "نبوت کا سترواں جز ہے (مسلم شریف ج ۲ ص ۲۴۲)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ "رویا من المومن جزء من ستة واربعین جزء من النبوة "مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں جز ہے (ترمذی شریف ص ۲۳۱)

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے پردہ کھولا تو لوگ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف باندھے ہوئے تھے پھر فرمایا!

"أیها الناس انه لم یبق من المبشرات النبوة الا الرویاء الصالحة یراها المسلم اوتری له" ترجمہ: لوگو! نبوت کی بشارتوں سے صرف سچے خواب رہ گئے ہیں جسے مسلمان دیکھے یا مسلمان کے لیے دیکھا جائے۔ (مسلم شریف ج ۱ ص ۱۹۱)

ختم نبوت پر مذکورہ بالا تمام حدیثیں دلالت کرتی ہیں اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں اس باب میں ابو ہریرہ، ابن عمر، عبد اللہ بن عمرو، عوف بن مالک اور ابو سعید سے احادیث روایت کی ہیں۔ مولا تعالیٰ اس عمل کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ ☆☆☆☆ ☆☆☆☆ ☆☆☆☆

اختم المرسلین وخاتم النبیین

حضرت علامہ مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

نحمدہ نصلی علی رسولہ الکریم خاتم الانبیاء والمرسلین

والہ واصحابہ وبارک وسلم

اللہ تعالیٰ کے نبی آخرالزماں سید دوعالم جناب محمد ﷺ کے آخری نبی ہونے پر امت کا اجماع ہے۔ نصوص قرآنیہ اوراحادیث کریمہ اس پر دلالت کرتی ہے۔ حدیثیں اتنی ہیں کہ ان سب کو ایک جگہ جمع کرنا بہت مشکل ہے۔ میں صرف صحاح کی حدیثیں یہاں پیش کروں گا۔ اوران حدیثوں کی برکت سے اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں کو اس عظیم فتنے سے اوراس کے شر سے بچائے گا۔ یہ حدیثیں مختلف پہلو سے اس بات پر روشنی ڈالتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جناب سیدنا محمد ﷺ کو آخری نبی بنایا۔

لفظ ختم نبوت سے چند حدیثیں وارد ہیں:

۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث شفاعت میں منقول ہے کہ! جب لوگ تمام انبیاء سے ٹھوکریں کھانے پر پریشان حال آپ کے پاس آئیں گے کہ ــــ انت رسول اللہ وخاتم الانبیاء وقدغفر اللہ لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر الخ. آپ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم الانبیا ہاور اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے تمام ذنوب کو معاف کردیا ہے۔ (بخاری شریف ص ۵، ۷۷،ج ۲ ترمذی شریف ص ۳۵۱) یعنی ہم تمام انبیاء کے پاس ہوکر آگئے ہیں کہیں ہماری سنوائی نہیں ہوئی۔ اورآپ سب سے آخری نبی ہیں اگر یہاں بھی دستگیری نہ ہوتو پھر کہاں ہوگی؟

۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے اورانبیاء پر چھ فضیلتیں دی گئی ہیں۔

۱۔ مجھے جوامع الکلام دیئے گئے ۲۔ میری مدد رعب سے کی گئی ۳۔ میرے لیے غنیمت حلال کی گئی ۴۔ ساری زمین میرے لیے مسجد بنادی گئی ۵۔ ساری مخلوق کی طرف مجھے رسول بنا یا گیا ۶۔ اور "ختم بی النبیون "مجھ سے انبیا ءکو ختم کیا گیا (مسلم ج ۱ ص ۱۹۹ ترمذی شریف ص ۲۳۲ باب ماجاءفی الغنیمۃ)

۳: عرباض بن سارر ضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں اللہ کے نزدیک خاتم النبیین لکھا ہوا ہوں اور بیشک آدم ابھی اپنی مٹی میں (زمین پر) پڑے تھے (مشکوۃ شریف ص ۵۱۳)

۴: جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم نے ارشاد فرمایا۔ میں قائد مرسلین ہوں اور فخر نہیں میں خاتم النبیین ہوں اور فخر نہیں۔ (دارمی ج ۱ ص ۲۱ مطبوعہ مصر، مشکوۃ ص ۵۱۴)

۵:حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ کے دونوں شانوں کے درمیان خاتم نبوت بھی و ھو خاتم النبیین ،اور خود آپ خاتم النبیین تھے۔(شمائل ص ۵۶۷)

ختم نبوت کے الفاظ کے ساتھ ایسی حدیثیں وارد ہیں جس میں اللہ کے رسول ﷺ نے انبیاء کرام کو ایک عمارت سے تشبیہ دی اور خود کو اینٹ سے تشبیہ دی اور عمارت کی تکمیل اپنی ذات سے بتائی۔

۶حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میری مثال اور تمام انبیاء کی مثال اس شخص کی ہے جس نے ایک گھر بنایا اور اسے کامل بنایا ،اور حسین بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ تو لوگ اس میں داخل ہوتے اور تعجب کرتے کہ لولا موضع اللبنۃ (بخاری ص ۵۰۱)

مسلم شریف میں اس کے بعد یوں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ۔۔۔۔۔فانا موضع اللبنۃ جئت فختمت الانبیاء میں اینٹ کی جگہ ہوں، میں آیا اور میں نے انبیاء کو ختم کیا۔(مسلم شریف ج ا ،ص ۲۴۸)

۷:حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میری اور انبیاء کی مثال جو مجھ سے قبل تھے اس شخص کی ہے جس نے گھر بنائے اور اچھے اور خوبصورت اور کامل گھر بنائے مگر ایک گوشے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی لوگ گھر میں آ کر پھیرا لگاتے اور ان کو یہ عمارت پسند آتی اور کہتے کہ یہ اینٹ کیوں نہ رکھی کہ تمہاری بنیاد پوری ہو جاتی، محمد ﷺ نے فرمایا کہ میں وہی اینٹ ہوں۔(مسلم شریف ج ۲،ص ۲۴۸، بخاری ص ۵۰۱)

بخاری شریف کے الفاظ یہ ہیں ۔۔۔۔۔فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں اور یہی الفاظ مسلم میں بروایت یحیٰی بن ایوب قتیبہ، داؤد بن حجر بھی واقع ہوئے ہیں۔

ختم نبوت کے لیے اور حضور کے آخری نبی ہونے کے لیے اور آپ کے بعد اس سلسلے کو ختم کرنے کے لیے بہت سے صحابہ سے لفظ لا نبی بعدی آیا ہے لا کا لفظ عربی زبان میں جنس کی نفی کے لیے آتا ہے۔یعنی آپ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں۔نہ ظلی نہ بروزی نہ بالذات نہ بالاصل نہ بالفرع بعرض کہ نبوت کے انقطاع محض اور بالکل ختم کرنے پر یہ لفظ دلالت کرتا ہے۔اور یہی وہ لفظ ہے جو لا الہ الا اللہ میں ہے اور جس نے الوہیت و معبودیت کی تمام انواع و اقسام و اصناف کو ختم کر دیا جس طرح اللہ کے سوا کسی کے لیے کسی قسم کو الوہیت ماننا شرک ہے اس طرح ختمی مرتبت کے بعد کسی قسم کی نبوت ماننا کفر و ضلالت اور ارتداد محض ہے۔اب وہ حدیثیں ملاحظہ فرمائیں۔

۱) ابو حازم کہتے ہیں کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس پانچ سال رہا میں نے آپ سے سنا فرماتے ہیں۔نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل کی سیاحت کا کام انبیاء کرتے جب کوئی نبی وفات پاتا تھا تو دوسرا نبی اس

کا خلیفہ ہوتا۔

انہ لا نبی بعدی ـــــ اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ،اور خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے الخ۔(بخاری ج ۱ص ۴۹۱)مسلم شریف جلد دوم ۱۲۶)

۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی حضور آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ جاتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم راضی نہیں ہو کہ تم مجھ سے منزلہ ہارون علیہ السلام کے ہو موسیٰ علیہ السلام سے مگر یہ کہ لا نبی بعدی۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ مسلم اور ترمذی کی ایک روایت میں یوں آتا ہے!

کہ لا نبوۃ بعدی۔ میرے بعد کوئی نبوت نہیں۔(مسلم ج ۲،ص ۲۷۸، ترمذی شریف ۵۴۴)بخاری شریف میں یوں آتا ہے لیس نبی بعدی۔(بخاری شریف ج ۲،ص ۶۲۴)

۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم مجھ سے منزلہ ہارون علیہ السلام کے ہو موسیٰ علیہ السلام سے الا انہ لا نبی بعدی (ترمذی شریف ص ۵۴۵)

۴:حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ان الرسالۃ والنبوۃ انقطعت۔ رسالت اور نبوت ختم ہو گئی۔ لہذا اب نہ کوئی رسول نہ کوئی نبی۔ ختم نبوت کے سلسلے میں نبی ﷺ نے یہ بھی واضح کر دیا کہ لوگ میرے بعد دعوائے نبوت و رسالت کریں گے لیکن وہ سب جھوٹے ہوں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا!

حدیث نمبر ۱۔لا تقوم الساعۃ حتی یبعث دجالون کذابون قریبا من ثلاثین کلھم یزعم انہ رسول اللہ (بخاری شریف ج ۱،ص ۵۰۹، ۱۰۵۴، مسلم ص ۳۹۷، ترمذی ۲۴۳)

حدیث نمبر ۲۔حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں تیس کے لفظ کی بھی قید نہیں رسول ﷺ نے فرمایا! ان بین یدی الساعۃ کذابین فاحذروھم۔ قیامت کے قبل بہت سے جھوٹے ہوں گے ان سے بچنا۔(مسلم ص ۱۲۰، ۲۹۶، ج ۲)

حدیث نمبر ۳۔حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں انہیں کذابین کے بیان کے بعد فرمائی کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لانبی بعدی یہ سب جھوٹ بکیں گے کہ وہ نبی ہیں۔ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ تیس کی تعداد پوری ہو گئی۔لہذا ہمارے حضرت اس میں داخل نہیں لیکن اگر یہ تعداد

اس معنی پر جو حضور نے مراد لیے تھے پوری ہو گئی جو بھی دعوائے نبوت کرے اسے جھوٹا نہیں کہا جا سکتا حالانکہ کوئی بھی عاقل ایسی بات نہیں کر سکتا۔ مقصد یہ تھا کہ بڑے بڑے دجال تیس کے قریب ہوں گے۔ جن کے فتنوں سے لوگوں پر بہت بڑا اثر پڑے گا، رہا ہر مدعی نبوت اور کذاب کے بارے میں اس حدیث ثلاثوں میں ذکر نہیں ان کا ذکر حدیث شمرہ میں ہے کہ بہت سے کذاب ہوں گے سب سے بچتے رہنا۔ ختم نبوت کے معنی آخری نبی کے ہیں اس معنی کی تصریح خود حدیث شریف میں ہے!

۱حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نماز میں رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ ـــــــــــلم یبق من النبوۃ الا المبشرات قالوا وما مبشرات قال الرویا الصالحۃ۔ نہیں باقی نبوت ہے مگر بشارتیں لوگوں نے کہا بشرات کیا ہیں آپ نے فرمایا اچھے خواب۔ (بخاری ج ۲،۱۰۲۵)

۱۔ (ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ) ورویا المومن جزء من ستۃ واربعین جزء من النبوۃ من النبوۃ فانہ لا یکذب۔ مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے اور جو نبوت سے ہے وہ جھوٹ نہیں ہو سکتا۔

۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پردہ کھولا اور لوگ ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کے پیچھے صف باندھے ہوئے تھے پھر فرمایا کہ ـــــــــ یاایھا الناس لم یبق من مبشرات النبوۃ الا الرؤیا الصالحۃ یراھا المسلم او تری لہ۔ لوگوں نبوت کی بشارتوں میں سے صرف سچے خواب رہ گئے ہیں جسے مسلمان دیکھے یا مسلمان کے لیے دیکھا جائے۔ (مسلم شریف ج ۱ ص ۱۹۱)

۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ جزء من سبعین جزء من النبوۃ۔ نبوت کا سترواں جز ہے۔ (مسلم شریف ج ۲۴۲)

۴۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رؤیا من المؤمن جزء ستۃ واربعین جزء من النبوت۔ نبوت خواب کا چھیالیسوں جز ہے۔ (ترمذی شریف۔ ص ۳۳۱)

اور امام ترمذی نے فرمایا کہ اس باب میں ابو ہریرہ اور ابی اور ابو سعید اور عبداللہ بن عمرو اور عوف بن مالک اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہم سے حدیثیں مروی ہیں۔

یہ تمام حدیثیں ختم نبوت پر دلالت کرتی ہیں لیکن تعجب ان لوگوں پر ہے جو ان حدیثوں سے ہی نبوت کے جاری ہونے پر استدلال کرتے ہیں کہ خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ یا سترواں حصہ ہے اس لیے نبوت جاری ہے اس لیے کہ اس کا ایک حصہ جاری ہے استغفر اللہ یہ کتنی بے عقلی کی بات ہے یہ بالکل اس احمق کی بات ہے جو اپنی ماں کے پاس آکر

کہنے لگا اماں جان مجھے راستے میں ایک فصل مل گئی تو اب گھوڑا مل گیا ہے۔ صرف تین فصل اور ایک گھوڑے کی فکر ہے۔ جس طرح ایک فصل گھوڑا نہیں اسی طرح ایک جزء نبوت نہیں۔ نبوت نام ہے چھیالیس اجزاء کے مکمل ہونے کا۔ جس طرح اگر کسی شخص کے پاس صرف دروازہ یا اینٹ یا چند بوریاں سیمنٹ کی یا کچھ لوہا ہو تو وہ مکان کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ ایسے ہی سچے خواب تو ہر مسلمان کو نظر آسکتے ہیں تو کیا ہر مسلمان نبی ہے؟ اور اگر اس کا دعویٰ بھی کر دے تو پھر اس کے اپنے گرو گھنٹال کے علاوہ کروڑوں انبیاء زمین پر چلتے پھرتے نظر آئیں گے۔ (استغفر اللہ)

نبی ﷺ کے آخری نبی ہونے کے لیے حدیثوں میں دو لفظوں میں بیان کیا گیا ہے۔ ایک لفظ عاقب ہے جس کے معنی سب کے پیچھے آنے والا، سب سے آخر میں آنے والا اور یہی معنی ختم نبوت کے ہیں۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے پانچ نام ہیں آخر میں فرمایا وانا العاقب اور میں سب سے پیچھے آنے والا ہوں۔ (بخاری ج۱ ص ۵۰۱ شمائل ترمذی ص ۵۹)

مخالف حضرات اجزاء نبوت کے لیے چند ایسی حدیثیں پیش کرتے ہیں جو نہ تو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں اور نہ ان کی صحیح ہوتی ہے اور وہ حدیثیں خود قرآن و حدیث کے خلاف ہیں اور اگر کوئی حدیث ضعیف یا قول صحابی صحیح بھی ہو اور وہ حضور اقدس ﷺ کے خلاف ہو تو ضرور لائق استدلال نہیں ہو سکتا اور وہ صحابی بھی اس حدیث کا یہ مفہوم نہیں لیتے تھے کہ حضور اقدس ﷺ کے بعد واقعی کوئی نیا نبی آسکتا ہے۔ بلکہ ان کا مقصد یہ تھا کہ پرانے نبی کے آنے پر نص کریں اور یہ بتائیں کہ وہ لوگ اگر حضور ﷺ کے زمانے میں تشریف لائیں تو ان کے آنے سے ختم نبوت کا دروازہ نہیں کھل سکتا۔ مثلاً حضرت اُم المومنین کا یہ کہنا کہ۔ قولو خاتم النبیین ولا تقولو الانبی بعدہ ۔ (در منثور ص ۲۰۴)

اولاً تو یہ روایت صحیح نہیں اور اگر یہ روایت حدیث صحیح کے خلاف ہے اور اس کا مطلب صرف وہ ہے جو اس حدیث کے متصل تحریر (در منثور ۵ ص ۲۰۴ میں ہے۔ قال رجل عند المغیرۃ بن شعبۃ صلی اللہ علی محمد خاتم النبیین لا نبی بعدہ فقال المغیرۃ حسبک اذا قلت خاتم الانبیاء فانا کنا نحدث ان عیسیٰ علیہ السلام خارج فان ہو قد خرج فقد کان قبلہ وبعدہ۔ ترجمہ۔ ایک شخص نے مغیرہ بن شعبہ کے پاس کہا کہ اللہ صلاۃ بھیجے محمد ﷺ پر جو خاتم النبیین ہیں جس کے بعد کوئی نبی نہیں تو مغیرہ نے کہا کہ خاتم الانبیاء کہنا کافی ہے اس لیے کہ ہم بیان کیے جاتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام نکلنے والے ہیں اگر وہ نکلے تو حضور ﷺ کے قبل اور حضور ﷺ کے بعد ہوئے۔

مقصد یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تشریف لانا ختم نبوت کے منافی نہیں اس لیے کہ وہ پہلے بھی نبی رہ چکے ہیں۔ ہا

ں اگر کوئی نبی آتا تو نہ ختم نبوت کے منافی ہوتا۔ یہ گویا حضرت مغیرہ کا خیال تھا اور اگر لفظ خاتم النبیین کہہ دیا جائے تو لا نبی بعدہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن یہ خیال خود احادیث صحیحہ کے خلاف ہے جن کو ہم نے پہلے حضور اقدس ﷺ سے روایت کیا ہے اور جو قول بھی رسول ﷺ کے قول کے برابر ہوگا وہ فضول ہے۔ اور پھر بھی ان حضرات کا یہ مطلب نہ تھا کہ آپ ﷺ کے بعد نبوت جدید جاری ہے۔ بلکہ سابق انبیاء کے آنے کی اطلاع انہوں نے دی اور بس۔ اس کے آگے جو کچھ مرزائی اضافہ کرتے ہیں اس کا اس حدیث میں ثبوت نہیں اور اگر بالفرض یہ تفسیر ان کی صحیح بھی ہو ان احادیث صحیحہ کے بالکل خلاف ہے جو پہلے گزر چکی ہے۔ لا نبی بعدی لیس بعدی نبی دور کیوں جایئے اس حدیث کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ وختم النبیین ختم بہ النبیین قبلہ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر نبیوں کو ختم کردیا۔ لہٰذا فلا یکون نبی بعدہ۔ (ص ۳۵۰ تفسیر ابن عباس بر حاشیہ تفسیر در منثور)

ایک حدیث جو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ لما ابراھیم ابن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصلی علیہ وقال ان لہ مرضعاً فی الجنۃ ولو عاش لکان صدیقا نبیا۔ جب ابراہیم ابن النبی ﷺ کا وصال ہوا تو حضور نے ان کی نماز پڑھائی اور فرمایا کہ ان کی دودھ پلانے والی جنت میں ہے اور اگر وہ زندہ رہتے تو نبی صدیق ہوتے۔

اس حدیث سے مرزائی اجرائے نبوت پر استدلال کرتے ہیں لیکن یہ استدلال باطل محض ہے۔ اس لیے کہ اس حدیث میں یہ نہیں کہ ان کا زندہ رہنا ممکن اور مقصود تھا۔ بلکہ ان کا زندہ رہنا محال تھا۔ اور ان کا زندہ رہنا اس لیے محال تھا کہ اگر وہ زندہ رہتے تو کذب باری تعالیٰ لازم آتا۔ خدائے تعالیٰ کا معاذ اللہ جھوٹا ہونا محال بالذات ہے اور ایک محال کسی دوسرے محال کو مستلزم ہوسکتا ہے جیسے لو کان زید حمارا کان ناھقا ـــــــ اگر زید گدھا ہوتا تو چیخنے والا ہوتا ــــــ زید کا گدھا ہونا محال ہے، لہٰذا اس کا چیخنے والا ہونا محال ہے اسی طرح قرآن مجید میں فرمایا گیا ـــــ لو کان للرحمن ولد فانا اول العابدین ۔

اگر خدا کا بیٹا ہوتا تو میں اس کا پوجنے والا ہوتا۔ اور یہ ظاہر بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے بیٹا ہونا محال لہٰذا اس کی عبادت نبی ﷺ کریں یہ بھی ناممکن اسی لیے دوسری حدیث میں اس بات کو بالکل واضح کردیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ـــــ لو قضی ان یکون بعد محمد ﷺ نبی لعاش ابنہ ولکن لا نبی بعدہ ۔ اگر اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ کیا ہوتا کہ محمد ﷺ کے بعد کوئی ہوتا تو آپ ﷺ کے بیٹے زندہ رہتے، لیکن آپ ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں۔ (بخاری شریف ج ۲، ص ۹۱۴، ابن ماجہ ص ۱۰۸)

اب آپ دونوں حدیثوں کو ملالیں تو پتہ چلے گا کہ نبی اکرم ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی آہی نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا فیصلہ ہی نہیں فرمایا۔ اور جب یہ فیصلہ ہو چکا تو اب کسی نئے نبی کے آنے کا تصور محال ہے۔ یہ عقیدہ ختم نبوت اور انقطاع وحی ایسا ہے کہ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما صحابہ اور تابعین سب نے اس معاملے میں قطعی فیصلہ کیا بلکہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کذابین سے جنگ کی اور اسلام کا نقطۂ نظر واضح کر دیا۔ حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سامنے جب یہ بیان کیا ------ ان الوحی قد انقطع من السماء وحی آسمان سے آنی منقطع ہو چکی (مسلم ص ۲۹۱) تو دونوں حضرات نے آپ کی تصدیق کی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ------ ان الوحی قد انقطع۔ اب وحی منقطع ہو گئی۔

تفسیر طبری میں ہے ------ ولکنہ رسول اللہ وخاتم النبیین الذی ختم النبوۃ فطبع علیھا فلا تفتح لاحد بعدہ الی قیام الساعۃ۔ لیکن آپ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں آپ نے نبوت ختم کر کے اس پر مہر لگا دی لہذا آپ کے بعد قیامت تک کسی کے لیے نبوت کھولی نہیں جائے گی۔ طبری ج ۲۲، ۱۱)

☆☆☆☆ ☆☆☆☆ ☆☆☆☆